Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۲/۷۷ | اتوار - ۳ رمضان المبارک ۱۴۱۲ھ - ۸ امان ۱۳۷۱ ہش - ۸ مارچ ۱۹۹۲ء | نمبر ۵۷

حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ کی صحت یابی کے لئے خصوصی دُعاؤں کی تحریک

جیسا کہ احباب جانتے ہیں حضرت سیّدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم محترم سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چند ہفتوں سے علیل ہیں۔ مختلف طبّی علاجوں کا سلسلہ جاری ہے۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ کی کامل شفایابی کیلئے دردِ دل سے دعائیں کرتے رہیں۔ مولا کریم حضرت سیّدہ صاحبہ کو جلد تر صحت عطا کرے اور لمبی زندگی سے نوازے۔

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"مشکلات سے مت ڈرو۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں ہر دُکھ اور مصیبت اور بے عزّتی اٹھانے کے لئے تیار رہو۔ تا خدا تعالیٰ تمہارے مصائب کو دُور کرے اور تمہاری آبرو کا خود محافظ ہو۔ (صاحب ایمان) وہی ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ کے ساتھ وفادار ہوتا ہے۔ جب ایمان لے آیا پھر کسی کی دھمکی کی کیا پرواہ ہے۔ تم نے دین کو دنیا پر مقدّم کیا ہے اور یہ اقرار کر چکے ہو۔ جب انسان خدا تعالیٰ کے لئے وطن، احباب اور ساری آسائشوں کو چھوڑتا ہے وہ اس کے لئے سب کچھ مہیّا کرتا ہے۔ اب چاہیئے کہ صادقوں کی طرح ثابت قدم رہے کیونکہ خدا تعالیٰ صادق کا ساتھ دیتا ہے اور اس کو بڑے بڑے درجے عطا کرتا ہے۔ خدائے تعالیٰ اس وقت صادقوں کی جماعت تیار کر رہا ہے۔ جو صادق نہیں وہ آج نہیں کل چلا جائے گا اور اس سلسلہ سے الگ ہو کر رہے گا مگر صادق کو خدا تعالیٰ ضائع نہیں کرے گا۔"

(ملفوظات جلد سوم صـ ۴۰۲)

"ہر ایک شئے کے لئے اُستاد کی ضرورت ہے۔ ورنہ تم دیکھ لو جس قدر تصانیف ہر ایک فن اور علم کے متعلق موجود ہیں کیا مصنفین نے اپنی طرف سے کوئی بخل رکھا ہے۔ ہر ایک بات کی بڑی تفصیل کی ہے۔ اگر بخل کا ظن ہو سکتا ہے تو ایک پر ہو گا دو پر ہو گا نہ لاکھوں پر۔ مگر تاہم دیکھا گیا ہے کہ علم کا خاصہ ہی یہی ہے کہ بلا اُستاد کے نہیں آتا۔ یہ عادت نہ انسانوں میں دیکھی جاتی ہے نہ خدا میں۔ کہ ایک علمی بات بیان کر کے پھر اسے عملدرآمد میں لانے کے واسطے نہ سمجھاوے۔ جو اُستاد کا محتاج نہیں ہے وہ ضرور ٹھوکر کھائے گا۔ جیسے طبیب بلا استاد کے طبابت کرے تو دھوکا کھاوے گا۔"

(ملفوظات جلد سوم صـ ۴۱۳)

آپ کس درجہ میں شامل ہیں؟

حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے) نے فرمایا ہے۔

- اگر تمہیں ابھی تک تحریک جدید میں حصّہ لینے کی توفیق نہیں ملی تو اللہ تعالیٰ تمہیں حصّہ لینے کی توفیق عطا فرمائے اور تمہارے دلوں کی گرہیں کھول دے۔ اور
- اگر تمہیں اللہ تعالیٰ نے اس میں حصّہ لینے کی توفیق تو دی ہے لیکن تم نے اپنی حیثیت کے مطابق اس میں حصّہ نہیں لیا تو اللہ تعالیٰ تمہیں بشاشتِ ایمان عطا فرمائے۔ تا تم اپنی حیثیت کے مطابق حصہ لے سکو۔ اور
- اگر تم نے اس میں حصّہ لیا تھا۔ اور اپنی حیثیت کے مطابق لیا تھا۔ لیکن اپنی کسی شامتِ اعمال کی وجہ سے یا کسی مجبوری کی وجہ سے تم اپنا وعدہ پورا نہیں کر سکے، تو اللہ تعالیٰ تمہاری شامتِ اعمال اور مجبوریاں دُور کر دے اور تمہیں اپنا وعدہ پورا کرنے کی توفیق بخشے۔"

خوش نصیب ہیں وہ اشخاص جو اپنی حیثیت کے مطابق وعدہ بھی کرتے ہیں اور ادائیگی بھی۔ اور وہ مبارکباد کے مستحق ہیں جن کو یہ سعادت ملی۔

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو یہ سعادت نصیب کرے۔

(وکیل المال اوّل۔ تحریک جدید)

باجماعت **نماز** اپنے بھائیوں سے محبّت کو بڑھاتی ہے۔ کیونکہ دن میں پانچ مرتبہ ان سے میل ملاقات کے مواقع میسّر آتے ہیں۔

(نظارت اصلاح وارشاد)

سب کچھ قربان کرنے والوں پر اللہ کے پیار کی نگاہیں پڑتی ہیں

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"..... وہ ایسا غلام تھا جس کے کپڑوں میں سے بدبو آتی تھی۔ دن بھر کی محنت اور مشقّت سے پسینے سے تر اور آلودہ لباس میں وہ ملبوس تھا۔ انسان اس کی بدصورتی کی وجہ سے اس سے نفرت کرتے تھے۔ کوئی اس کو اپنی لڑکی دینے کے لئے تیار نہیں تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا وہاں سے گذر ہوا۔ آپ نے اپنی الٰہی بصیرت سے اس کے دل کی کیفیت کو بھانپ لیا اور پیچھے سے جا کر پیار سے اس کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ لئے۔ جس طرح بعض دفعہ مائیں بچوں کی آنکھوں پر ہاتھ رکھتی ہیں اور پوچھتی ہیں کہ بتاؤ میں کون ہوں؟ وہ جانتا تھا اور یقیناً جانتا تھا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے سوا کوئی ایسا حسین اخلاق کا مالک نہیں جو مجھ سے ایسے پیار کا اظہار کرے۔ لیکن اس کی زندگی میں ایک ایسا عجیب موقع تھا کہ وہ اس کو ضائع نہیں ہونے دینا چاہتا تھا۔ جان بوجھ کر پہچاننے کے باوجود اپنے جسم کو حضور اکرمؐ کے جسم سے رگڑنا شروع کیا۔ اپنے ہاتھوں کو آپؐ کے جسم کے زیروبم پر پھیرنا شروع کیا۔ اور بہت ہی پیار کا اظہار، جس طرح بعض دفعہ بلّی، آپ نے دیکھا ہے، لحاف میں گھس کر پیار کرتی ہے۔ اور اپنے بدن کو رگڑتی ہے۔ انسان کے ساتھ، اس طرح اس نے اظہارِ محبت شروع کر دیا۔ پھر

باقی صـ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۸۔ امان ۱۳۷۱ ہش ۸۔ مارچ ۱۹۹۲ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا ہے۔ فرماتے ہیں

۱۔ اگر انسان خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری میں مر جائے تو جانئے کہ اس نے بڑی عمر حاصل کر لی ہے۔ کیونکہ بڑی عمر کا اصل مدعا جو یہ تھا کہ مخلوق کو فائدہ پہنچائے اور خدا تعالیٰ کے اوامر کی اطاعت کرے۔ اپنے مولا کو راضی کرے وہ اس نے حاصل کر لیا اور مرتے وقت اس کے دل میں کوئی حسرت نہیں رہی۔

۲۔ بہت سے لوگ دعا کرتے ہیں اور ان کا دل سیر ہو جاتا ہے۔ وہ کہہ اٹھتے ہیں کہ کچھ نہیں بنتا مگر ہماری نصیحت یہ ہے کہ اس خاک بیزی ہی میں برکت ہے۔ کیونکہ آخر گوہر مقصود اسی سے نکل آتا ہے اور ایک دن آجاتا ہے کہ اس کا دل زبان کے ساتھ متعلق ہو جاتا ہے۔ اور پھر خود ہی وہ عاجزی اور رقت جو دعا کے لوازمات ہیں پیدا ہو جاتے ہیں۔

۳۔ اگر دعا کو دل نہ چاہے اور خشوع خضوع دعا میں حاصل نہ ہو تو اس کے حصول کے واسطے بھی دعا کرے اور اس سے ابتلاء میں نہ پڑے کہ میری تو صرف زبان پر ہی ہوتی ہے دل سے نہیں نکلتی۔

۴۔ اگر انسان نیکی نہ کر سکے تو کم از کم نیکی کی نیت تو رکھے کیونکہ ثمرات عموماً نیتوں کے موافق ہوتے ہیں۔

۵۔ نفس امارہ کی تاروں میں جو جکڑا ہوا ہے اس سے رہائی بغیر موت کے ممکن ہی نہیں۔

۶۔ گناہ سے نجات محض خدا تعالیٰ کے فضل اور تصرف سے ملتی ہے۔ جب وہ تصرف کرتا ہے اور دل میں وعظ پیدا ہو جاتا ہے تو پھر ایک نئی قوت انسان کو ملتی ہے۔ جو اس کے دل کو گناہ سے نفرت دلاتی ہے اور نیکیوں کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔

۷۔ کسی ابتلاء پر گھبرانا نہیں چاہئے۔ ابتلاء صاحب ایمان کو اللہ تعالیٰ کے اور قریب کر دیتا ہے اور اس کی وفاداری کو مستحکم بناتا ہے لیکن کچے اور غدار کو الگ کر دیتا ہے۔

۸۔ جو صبر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور ان پر انعام و اکرام کرتا ہے۔

۹۔ اگر انسان نیکی کرنے کا مصمم ارادہ رکھے اور نیکی نہ کر سکے تب بھی اس کا اجر مل جائے گا۔

۱۰۔ تحصیلِ دین کے بعد طبابت کا پیشہ بہت عمدہ ہے۔

ہر تکلف ہے باعثِ تکلیف
اور تکلیف دل دکھاتی ہے
کاش یہ بات ہم سمجھ جائیں
سادگی ہم کو راس آتی ہے

الوالاقبال

عائشہ محمودہ

اپنی اہلیہ محترمہ کے متعلق جو گذشتہ دنوں اللہ کو پیاری ہو گئیں۔

خونِ دل پھیل کے قرطاس پہ جب لفظ بنا — پھر مرا رازِ محبت بھی کہاں راز رہا
روک لوں کیسے یا بہ جانِ تپاں، سوچا تھا — کیسے جانے دوں مگر دل کا تقاضا بھی رہا
تجھ سے بچھڑے تو محبت کا فسوں جاگ اٹھا — ایسے جیسے کوئی خوابیدہ جنوں جاگ اٹھا
کارواں دل میں تری یادوں کے آئے ایسے — یک بیک تیز ہوا چلنے لگی ہو جیسے
محفلِ زیست کے سب شام و سحر یاد آئے — جو ترے ساتھ کٹے سارے سفر یاد آئے
اُن کی تنویر سے روشن ہے مری بزمِ دماغ — جل اٹھے ہیں جو تری یاد سے یادوں کے چراغ
تیرے امرتسر و لاہور مجھے یاد آئے — کتنے نظارے درونِ دل ناشاد آئے
باوضو حسنِ جواں سال کا پاکیزہ وُرود — رنگ و خوشبو، سیدِ گل کی طرح تیرا وجود
تلخیاں وہ جو دمِ شیریں لبی رہ نہ سکیں — رنجشیں وہ جو تغافل کی نظر سہہ نہ سکیں
دن کے ہنگاموں میں گھر بار کا وہ کارِ دراز — نیم شب اپنے خدا سے بھی ترا راز و نیاز
محفلیں دن کی تری خندہ لبی سے خنداں — شب کی تنہائی ترے گریہ سے گریاں گریاں
آج بھی لذتِ تقریر ہے تقریر تری — دل کے ایوانوں میں آویزاں ہے تصویر تری

تجھ سے بچھڑے ہیں، محبت کی کسک باقی ہے
تو نہیں گھر میں، مگر تیری مہک باقی ہے

جا کہ اب دے گا تجھے عشق و محبت کا خدا — وہ محبت جو تجھے میں بھی کبھی دے نہ سکا
زندگی موت کے پیغام سے دلشاد ہوئی — جانِ بیمار ہر آزار سے آزاد ہوئی
یہ جہاں کیا ہے فقط جلوہ گہہ ذات و صفات — ایک انعام ہے یہ سلسلۂ مرگ و حیات
یہ جہاں یا وہ جہاں، سلسلۂ کون و مکاں — یہ فراق اور وصال، آئینۂ وہم و گماں
تیرا جینا تھا محبت میں وفا ہو جانا — تیرا مرنا بھی تھا راضی برضا ہو جانا
خلد میں پیار سے پہنچا تا ہے تیرا خدا — تیرے عمران کی جانب سے تجھے ٹھنڈی ہوا
زندگی اس کی عنایت تھی، بہت خوب کٹی — موت بھی اُس کا کرم تھا کہ بہت خوب ملی

دُور ہر درد سے راحت کدۂ جاں میں رہو
میرا گھر گھر تو نہ تھا، روضۂ رضواں میں رہو

عبدالمنان ناہید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان ـــــ حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی

حضرت میر محمد اسماعیل صاحب (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

انسانی حیات کا مقصد

قومیں افراد کا مجموعہ ہوتی ہیں۔ اور دنیوی نسلوں کے سلسلہ کے مقابل دینی اور روحانی نسلوں کا سلسلہ بھی قائمقامی میں چلتا رہتا ہے۔ دنیوی نسلیں صرف ظاہری اور جسمانی پہلو کی حفاظت کو ملحوظ رکھتی ہیں۔ لیکن دینی اور روحانی نسلیں دینی اور روحانی سلسلہ کا بقا چاہتی ہیں۔ جس سے جسمانی اور دنیوی پہلو کی حفاظت بھی ضمناً حاصل ہو جاتی ہے۔

خدا کے نبیوں اور رسولوں کے سلسلے اصل مقصد حیات انسانی کو قائم رکھنے کے لئے قائم کئے جاتے ہیں۔ اور بہترین نسل وہی ہو سکتی ہے جو انسانی حیات کے اعلیٰ مقصد کے حصول کو اپنا مقصد بنائے اور اس کا نمونہ دنیا میں نسلاً بعد نسل قائم کرنے کے لئے ہر ممکن سعی اور تدبیر عمل میں لاتی ہے اور اپنی قائمقامی میں عندالارتحال و انتقال ہزاروں نمونے پیچھے چھوڑتی ہے جو دنیا میں حاملان امانت کے طور پر اس کی صحیح معنوں میں جانشینی کرنے والے ہوتے ہیں۔

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی شفقت کے رو سے اور آپ کی ڈاکٹری معالجات کا فن جو انواع و اقسام کے مریضوں اور بیماروں کے علاج کے طور پر شب و روز مسلسل فائدہ بخش ہوتا رہتا۔ شفقت علیٰ خلق اللہ کے معنوں میں احسانات کا ایک وسیع سلسلہ تھا۔ چنانچہ جس جس علاقہ میں بھی آپ نے اپنے اوقات گرامی کو گزارا۔ وہاں کے بیمار اور تیماردار اب تک آپ کے حد درجہ مداح پائے جاتے ہیں۔ علاوہ اور لوگوں کے رفقاء حضرت بانیٔ سلسلہ کا خصوصیت کے ساتھ آپ کا مداح ہونا علاوہ دیگر علامات کے یہ بھی آپ کے جنتی ہونے کی ایک بین علامت ہے۔ بعض رفقاء اور بزرگان سلسلہ نے اپنے اپنے تاثرات کا اپنے اپنے رنگ میں حالات پیش آمدہ اور معاملات متعارفہ کا اظہار فرمایا ہے۔ خاکسار بھی ان سب بیانات ذکر فرمودہ کے متعلق علیٰ وجہ البصیرت ان جملہ محاسن و محامد کا جو حضرت میر صاحب کی نسبت بیان کئے گئے ہیں دلی وثوق کے ساتھ معتقد اور ہمنوا ہے۔ بلکہ بعض خاص مواقع پر جو بعض حسنات کا نمونہ آپ سے ظاہر ہوا ان کا اب تک میرے دل اور دماغ پر گہرا اثر ہے۔ اور جب بھی یاد آتا ہے۔ قلب اس سے تازہ لطف و حظ محسوس کرتا ہے۔

دو ایک کا بطور نمونہ ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے یہ خاکسار جو اپنے قلبی احساس کی کیفیت سے اپنے تئیں یہی سمجھتا ہے۔ کہ حضرت بانیٔ سلسلہ کا ذیل کا منظوم کلام شائد میری حقیر ہستی کا نقشہ ہی اپنے اندر رکھتا ہے۔ جو یہ ہے۔ ع

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں

باوجود میری اس ناچیزگی اور ہیچ مرزگی کے حضرت میر صاحب کا یہ حال تھا۔ کہ جب بھی مجھے ملتے۔ مجھے تو بجائے خود ایسا ہی معلوم اور محسوس ہونا چاہیئے تھا۔ کہ مجھے میرے پیارے اور سلسلہ کے پیارے اور پیاری احمدی قوم کے پیارے میرے پیارے روحانی ماموں اور مقدس ماموں اور روحانیت کبریٰ کے عظیم الشان نمونہ کے ماموں ملنے پر عید ہاں روحانی عید کی سی بے انتہا مسرت حاصل ہوتی لیکن میری حیرت اور تعجب کی حد نہ تھی۔ کہ حضرت میر صاحب کو جو میرے جیسے ناچیز کے ملنے پر خوشی اور مسرت محسوس ہونے لگتی۔ یہ کس بناء پر تھی۔ یہ بات غالباً اس بناء پر تھی۔ کہ جس بناء پر قیس کی نگاہ محبت میں کوئے لیلےٰ کے سگ کی عزت تھی۔

بے تکلفانہ محبت

ایک دفعہ کسی اتفاقی تقریب پر خاکسار آپ کے دولت خانہ پر حاضر ہوا۔ جب آپ کو معلوم ہوا کہ خاکسار ملنے کے لئے آیا ہے تو سر برہنہ جس حالت میں تھے فوراً باہر تشریف لائے۔ اور دیکھ کر بے حد مسرت محسوس کرتے ہوئے ملے۔ اور ہاتھ پکڑ کر اندر لے گئے۔ میں نے اندر جانے کے وقت عرض کیا۔ کہ اندر پردہ کا انتظام کر لیا گیا ہے فرمانے لگے انتظام ہی انتظام ہے آپ بے دھڑک بطیب خاطر اندر تشریف لے چلیئے خاکسار کو کرسی پر بیٹھنے کے لئے فرمایا خاکسار نے عرض کیا۔

منہ از بہر ما کرسی کہ ما موریم خدمت را۔ بہ تبسم لب و خندہ مسرت فرمایا کہ اس موقعہ کے لئے یہ کلام ہمارے لئے موزوں ہے نہ کہ آپ کے لئے یعنی اس وقت ہمارے لئے خدمت کرنے کا موقعہ ہے۔ نہ کہ آپ کے لئے۔ پھر جب خاکسار بیٹھا تو میں نے عرض کیا۔ کہ آنجناب کے اوقات گرامی کا میں کہیں حارج نہ بن جاؤں فرمانے لگے آج کل میری طبیعت ایسی واقع ہوئی ہے۔ کہ لوگوں کی ملاقات سے مجھے حد درجہ کا انقباض محسوس ہوتا ہے۔ مگر آپ کے لئے حد درجہ کا انشراح محسوس کرتا ہوں۔ آپ جب بھی چاہیں تشریف لائیں۔ آپ تو حضرت بانیٔ سلسلہ کے رفیق ہیں۔ پھر حضور کے عاشق ہیں عارف ہیں۔ قرآن کریم کے حقائق و معارف سے آگاہ ہیں۔ آپ کی ملاقات تو باعث انشراح صدر ہے۔ اور آپ کی ملاقات پر حضرت بانی سلسلہ کی کسی بات یا قرآن کریم کی کسی آیت کے متعلق تذکرہ شروع ہو گا اور خوب لطف آئے گا۔ پھر فرمایا میں آپ کو مبارکباد بھی کہنا چاہتا ہوں۔ میں نے عرض کیا کس بات کے متعلق فرمانے لگے میرا لڑکا اور آپ کا لڑکا برکات احمد دونوں لاہور میں ایک ہی ہوسٹل میں رہتے ہیں۔ وہاں اور بھی بہت سے لڑکے رہتے ہیں میں نے اپنے لڑکے سے دریافت کیا۔ کہ سب لڑکوں سے تمہارے نزدیک زیادہ نیک لڑکا کون ہے تو میرے لڑکے نے مجھے بتایا کہ برکات احمد جو مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کا لڑکا ہے۔ وہ بہت ہی صالح اور نیک ہے۔ نماز با جماعت ادا کرتا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ کی کتب کا درس دیتا ہے تہجد خواں ہے اور بہت ہی اچھے اخلاق رکھتا ہے۔ اس لئے میں آپ کو مبارکباد کہتا ہوں۔ اچھی اولاد بھی خدا تعالیٰ کی نعمت ہوتی ہے۔ کچھ وقت بیٹھنے کے بعد اجازت چاہی۔ فرمانے لگے دل تو نہیں چاہتا کہ آپ جائیں۔ لیکن اس لئے کہ آپ کا کوئی ہرج نہ ہو اجازت کے لئے مجبوری ہے۔ پھر مجھے دروازہ کے باہر چھوڑ کر واپس ہوئے۔

قرآن کریم سے عشق

اسی طرح جب خاکسار بحکم حضرت فضل عمر بمعیت عزیز مکرم و محترم عزیزی شیخ محمود احمد عرفانی مالابار میں دینی سلسلہ میں گیا اور ۶ ماہ تک وہاں کام کرتا رہا۔ آخر ایک دنبل کی وجہ سے جو مہلک معلوم ہوتا تھا۔ بخار شروع ہو گیا۔ جب اس کا اپریشن کرایا گیا۔ تو ڈاکٹروں نے بتایا۔ کہ یہ پھوڑا اور بخار خطرات سے خالی نہیں۔ حضرت اقدس کو عزیز شیخ صاحب موصوف نے تار دیا کہ مولوی صاحب کی حالت نازک ہو رہی ہے۔ حضور نے جواب میں تار دیا کہ مولوی صاحب کو مدراس کے ہسپتال میں داخل کیا جائے۔ جب مدراس آئے تو وہاں کا ڈاکٹر جو نیا نیا امریکہ سے آیا تھا۔ اور پادری بھی تھا۔ اس نے کہا کہ میں علاج کے کمرہ کے اندر مریض کے سوا کسی اور کو اس کے ساتھ رہنے کی اجازت نہیں دوں گا۔ اس کے متعلق پھر عزیز موصوف نے حضرت اقدس کو تار دیا۔ حضور نے فرمایا۔ یہ شخص پادری ہے۔ اور ممکن ہے تعصب سے اچھی طرح علاج نہ کرے۔ یا اس کی کوتاہی سے کوئی نقصان پہنچے۔ اس لئے بہتر ہے کہ مولوی صاحب پانی پت میں ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کے پاس لائے جائیں چنانچہ 1919ء میں مدراس اور بمبئی سے ہوتے ہوئے ہم دونوں پانی پت پہنچ گئے۔ جب حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب ہمیں ملے۔ تو بے حد شفقت اور محبت کے جذبات کے احساس کے ساتھ ملے۔ پھوڑا ملاحظہ فرمایا۔ اور بعد ملاحظہ فرمانے لگے۔ اپریشن کرنے والا ڈاکٹر تو بہت قابل معلوم ہوتا ہے۔ اپریشن بہت اچھا کیا ہے لیکن چونکہ پھوڑے نے جسم کا کچھ حصہ کھا لیا ہے اس لئے اس زخم کا اندمال کسی دوا سے تو مشکل ہے۔ سواری کے جانوروں کے ذریعے سفر نہ کیا جائے۔ ایسا ہی اور کئی چیزوں سے احتیاط کرنے کے متعلق ہدایت فرمائی۔ ہر روز بہت ہی بڑی شفقت فرماتے۔ اور ہر ممکن ہمدردی کا سلوک فرماتے رہتے۔ جب دوسرا تیسرا دن ہوا۔ تو مجھے بخار سے کچھ افاقہ ہوا۔ فرمانے لگے۔ آپ ہمارے زیر علاج لائے گئے ہیں۔ تو آپ سے ہم نے فیس بھی تو لینی ہے۔ میں نے خوشی سے عرض کیا۔ فرمایئے۔ آپ کی کیا فیس ہو گی۔ جتنی بھی ہو فرما دیں۔ فرمانے لگے یہ مادی قسم کی فیسیں مکتفی نہیں ہو سکتیں۔ ہم تو ایک ان مادی چیزوں سے بلند پایہ چیز فیس میں لینا چاہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا آپ فرما دیں۔ حسب استطاعت دریغ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہیں ہو سکے گا۔ فرمانے لگے اور خندہ پیشانی اور برلب متبسم فرمانے لگے قرآن کریم کا ایک رکوع جہاں سے ہم چاہیں اس کا درس آپ ہمیں سنا دیا کریں۔ میں نے عرض کیا کوئی کسی کی اور گننے کس کے۔ ہم کیا اور جو کچھ ہمارے پاس ہے یہ سب حضور ہی کا تو ہے۔ بڑی خوشی سے اس خدمت کے لئے تیار ہوں۔ چنانچہ بیس دن کے قریب حضرت محترم کی فرحت زا اور مسرت افزا صحبت اقدس کا لطف حاصل کیا۔ آپ روزانہ درس سنتے اور خود بھی لطائف فرماتے۔ جن کا لطف اب تک نہیں بھولا۔

اخلاق حسنہ کا ایک لطیف نمونہ

ہاں جب ہمیں مرکز سے حضرت اقدس کی طرف سے تار ملا۔ کہ قادیان پہنچ جاؤ۔ تو جب اسٹیشن پر گاڑی میں سوار ہونے کے لئے آئے۔ تو حضرت میر صاحب اشکبار آنکھوں کے ساتھ دوڑتے ہوئے آملے۔ ہمارا ٹکٹ خود لے کر دیا۔ اور مجھے ایک کاغذ میں لپٹی ہوئی چیز دی۔ جس پر کئی تہیں کاغذات کی تہ بتہ لپٹی ہوئی تھیں۔ جب گاڑی پر سوار کرا کر رخصت ہونے لگے۔ تو وہ لپٹی ہوئی چیز میرے ہاتھ میں دے کر فرمانے لگے۔ دو اسٹیشنوں کے بعد جا کر اس چیز کو کھول کر دیکھ لینا۔ جب میں نے کئی اسٹیشنوں کے بعد اس چیز کو دیکھا تو اس میں بیس روپے کی رقم تھی۔ اور ایک کاغذ تھا۔ جس پر لکھا تھا کہ آپ چونکہ ایک عرصہ کے بعد باہر سے گھر جا رہے ہیں۔ میری طرف سے بال بچوں کے لئے کوئی پھل وغیرہ چیز لے جانا۔ بچوں کو آپ ملیں۔ تو خالی ہاتھ نہ ملیں۔ اس طرح بچوں کو محسوس ہوتا ہے۔ کہ ہمارا ابا خالی ہاتھ ہمیں آکر ملا۔ ہو سکتا ہے کہ کسی کو یہ بات معمولی معلوم ہو۔ لیکن میرے قلب پر آپ کے ان اخلاق حسنہ کے گہرے نقوش ہیں۔ جو بھول نہیں سکتے۔

ایک دفعہ رمضان کے درس میں جب کہ میرا بھی درس ایک عشرہ کے لئے مقرر کیا جاتا تھا۔ بعد فراغ از درس بعض احباب نے ایک آیت کے معنے دریافت کئے۔ اس موقع پر حضرت میر صاحب بھی چند قدموں کے فاصلہ پر میرے جواب کو سنتے رہے بعد میں سن کر فرمایا۔ آج تو اس آیت کی تفسیر نہایت ہی لطیف طور پر سننے میں آئی ہے۔ اور بہت بڑا لطف آیا ہے۔ آپ قرآنی حقائق اور لطائف سے خاص طور پر لطف اندوز ہوا کرتے تھے۔ اور مجھ سے زیادہ تر آپ کی محبت قرآن کریم کی وجہ سے ہی تھی۔ گو آپ میرے محبوبوں میں سے ایک محبوب ہستی تھے۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ خدا تعالیٰ کے پیارے بندوں کی نظر محبت و نگاہ شفقت کبھی نہ کبھی مجھ جیسے غریب اور حقیر پر بھی پڑ جایا کرتی۔

قرآنی حقائق کا فہم دقیق آپ کو عطا کیا گیا تھا۔ آپ قرآنی معارف کے غواص تھے۔ اور آپ کا فہم رسا دقائق کی گہرائیوں میں دور تک نکل جاتا تھا۔

روحانی تعلقات کے لحاظ سے بھی مجھے آپ سے ایک گہرا تعلق تھا۔ جس کا ثبوت ذیل کے ایک واقعہ سے بھی ملتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ خاکسار کو دو ہفتہ سے کچھ زائد عرصہ تک درد گردہ کا شدید دورہ رہا۔ جس کا سلسلہ کسی قدر اب بھی چلا جا رہا ہے۔ ہاں نسبتاً آج کل کچھ افاقہ ہی ہے۔ اور یہ مضمون بھی بحالت علالت ہی لکھا جا رہا ہے

۱۲-۱۳ جولائی کی درمیانی شب کو بوجہ شدید دورۂ درد گردہ کے میں سو نہ سکا۔ اور شدت درد کے باعث آنکھ نہ لگی۔ اسی سلسلہ میں مجھ پر اچانک ایک ربودگی اور غنودگی کی کیفیت طاری ہوئی۔ اس وقت مجھے ایسا معلوم ہوا۔ کہ میرے کانوں کے بالکل قریب ہو کر کوئی کلام کرنے لگا ہے۔ نہایت فصیح اور مؤثر لہجہ میں کلام کا طرز ہے اس وقت مجھے یہی محسوس کرایا جا رہا تھا۔ کہ یہ اللہ تعالیٰ کی آواز ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے نہایت ہی حلیم اور رحم کے پیرایہ میں یوں کلام فرمایا۔

"میر محمد اسماعیل ہمارے پیارے ہیں۔ ان کے علاج کی طرف فکر کرنے کی چنداں ضرورت نہیں۔ ہم خود ہی ان کا علاج ہیں"

حضرت میر صاحب ۱۲-۱۳ جولائی کی درمیانی شب کو جب کہ خدا تعالیٰ کا یہ کلام مجھ پر نازل ہوا۔ ابھی زندہ تھے۔ اور زندگی کے آخری اوقات کی منزل طے کر رہے تھے۔ مجھے شدید درد کی حالت میں ایسا کلام حضرت میر صاحب کے ساتھ روحانی تعلق کی بنا پر ہوا جس میں حضرت میر صاحب کے متعلق کئی ایک بشارات کا انکشاف مجھ پر ہوا۔

اس مبشرہ میں ایک امر تو حضرت میر صاحب کے لئے بطور بشارت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنا پیارا اور محبوب قرار دیا ہے۔ دوسرے حضرت میر صاحب طبی اور ڈاکٹری علاج سے بالا اپنے لئے علاج کے خواہاں معلوم ہوتے تھے۔ جس کے جواب میں خدا تعالیٰ نے دوسرے علاجوں سے ان کے استغناء کا اظہار فرما کر اس اصل علاج کا ذکر فرما دیا۔ جس کی طبعی طور پر بلحاظ جذبات محبت و ذوق فطرت ان کو شدید خواہش تھی۔ اور وہ علاج اللہ تعالیٰ نے خود ہی ذکر فرما دیا کہ ہم خود ہی ان کا علاج ہیں۔ گویا وہ بقول حضرت امیر خسرو ؎

از سر بالین من برخیز اے ناداں طبیب
دردمند عشق را دارو بجز دیدار نیست

حضرت میر صاحب جیسے عاشق وجہ اللہ کا علاج اللہ تعالیٰ کا دیدار اور وصال ہی ہو سکتا تھا۔ جو بالآخر آپ کو حسب پسند خاطر نصیب ہو گیا۔

(الفضل ۶ اگست ۱۹۴۷ء صفحہ ۳ ۴ ۲)

ہماری تاریخ

سوال: حسب عادت زمانہ جس طرح ضرورت مند اہلکاروں کے پاس حاضر ہوا کرتے ہیں۔ جب لوگ حضرت اقدس (آپ پر سلامتی ہو) کی رہائش گاہ پر آتے تو آپ کیا فرماتے؟

جواب: اس کے بالکل برعکس جیسا کہ حکام کے گرد ضرورت مندوں کا جمگھٹا رہتا ہے اور حکام بھی اس خوشامد کو پسند کرتے ہیں۔ حضرت اقدس (آپ پر سلامتی ہو) مالک مکان کے بڑے بھائی فضل الدین کو بلا کر کہتے کہ "میاں فضل الدین ان لوگوں کو سمجھا دو کہ یہاں نہ آیا کریں نہ اپنا وقت ضائع کیا کریں اور نہ میرے وقت کو برباد کیا کریں۔ میں کچھ نہیں کر سکتا۔ میں حاکم نہیں ہوں۔ جتنا کام میرے متعلق ہوتا ہے کچہری میں ہی کر آتا ہوں۔"

سوال: حضرت اقدس (آپ پر سلامتی ہو) کی والدہ کی وفات کب ہوئی؟

جواب: سیالکوٹ میں ملازمت سے استعفیٰ دے کر حضور کو قادیان کے لئے روانہ ہونے کا پیغام آپ کے والد صاحب نے بھیجا اس وقت آپ کی والدہ ماجدہ سخت بیمار تھیں۔ حضور پیغام سنتے ہی فوراً سیالکوٹ سے روانہ ہوئے۔ امرتسر پہنچے تو آپ کے لئے تانگہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ اسی اثناء میں ایک آدمی یہ پیغام لے کر پہنچا کہ والدہ کی حالت بہت نازک ہے حضور کو اسی وقت یقین ہو گیا کہ آپ کی والدہ کا انتقال ہو چکا ہے۔ چنانچہ قادیان پہنچنے پر اس امر کی تصدیق ہو گئی۔

سوال: حضرت اقدس (آپ پر سلامتی ہو) کی والدہ کا مزار کہاں ہے؟

جواب: حضرت اقدس (آپ پر سلامتی ہو) کے قدیم خاندانی قبرستان میں جو مقامی عیدگاہ کے پاس قادیان سے مغرب کی طرف واقع ہے۔

سوال: آپ کی والدہ چراغ بی بی کا تعلق کس خاندان سے تھا اور وہ کیسی خاتون تھیں؟

جواب: حضرت چراغ بی بی کا تعلق ایمہ ضلع ہوشیار پور کے ایک معزز مغل خاندان سے تھا۔ قناعت، شجاعت، عفت، مروت، وسعت حوصلہ، فیاضی، مہمان نوازی آپ کی نمایاں خصوصیات تھیں۔ عزیزوں کے مردوں کو کفن ہمیشہ اُن کے ہاں سے ملتا تھا۔ ان کی دور اندیشی اور معاملہ فہمی مشہور تھی۔ وہ حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب کے لئے بہترین مشیر اور غمگسار تھیں۔ صاحب کرامات تھیں۔

سوال: حضرت بانی سلسلہ احمدیہ (آپ پر سلامتی ہو) کو اُن کے والد صاحب نے ملازمت چھوڑنے کا حکم کب دیا؟

جواب: آپ ۱۸۶۴ء میں سیالکوٹ تشریف لے گئے تھے لیکن آپ کی جدائی سے پریشان ہو کر والد صاحب نے ۱۸۶۸ء میں ایک آدمی آپ کے پاس بھیجا اور فوری طور پر استعفیٰ دے کر ملازمت چھوڑنے کی ہدایت دی۔ چنانچہ حکم ملتے ہی آپ سیالکوٹ سے قادیان کی طرف چل پڑے۔

سوال: سیالکوٹ کی ملازمت کے بعد آپ کے والد صاحب نے آپ کو کس کام پر لگایا اور یہ سلسلہ کتنے سال جاری رہا؟

جواب: سیالکوٹ کی ملازمت کے بعد آپ کے والد بزرگوار نے آپ کو زمینداری کے کاموں اور مقدمات میں لگا دیا اور یہ سلسلہ کم و بیش آٹھ نو برس تک جاری رہا۔

سوال: سیالکوٹ سے واپسی کے بعد حضرت اقدس (آپ پر سلامتی ہو) کے والد صاحب

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی پہلی اُردو کانفرنس

اکتوبر ۱۹۶۴ء میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں کُل پاکستان اردو کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ اس موقعہ پر اس وقت کے کالج کے پرنسپل حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نے جو خطبہ استقبالیہ دیا وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

حضرات تعلیم الاسلام کالج کی پہلی اردو کانفرنس کی تقریب پر مَیں تعلیم الاسلام کالج اور اپنی طرف سے جملہ مہمان حضرات کا اس تکلیف فرمائی پر تہِ دل سے شکریہ ادا کرتے ہوئے خوش آمدید کا ہدیہ پیش کرتا ہوں۔ نیز حرفِ آغاز کے طور پر یہ وضاحت ضروری خیال کرتا ہوں کہ اس کانفرنس کے مقاصد خالصتاً تعمیری اور مثبت ہیں۔ ہم اُردو کا مینار تخریب کی منفی اقدار پر استوار نہیں کرنا چاہتے۔ ہمارے نزدیک سلبی اندازِ فکر ذہنی افلاس کی علامت ہے۔ زندہ قوموں کی ہزار پہلو ضروریات اپنے اپنے مقام اور محل پر سب کی سب اہم اور ناقابلِ تردید کیفیت کی حامل ہوا کرتی ہیں۔ لیکن ہمارا مؤقف یہ ہے کہ ان جملہ قومی تقاضوں کو ضروری خیال کرتے ہوئے بھی میزانِ عدل کا توازن برقرار رکھا جا سکتا ہے۔ اور اردو کو وہ ارفع مقام دیا جا سکتا ہے جو اس کا واجبی حق ہے۔ یہ ایک عظیم قومی حادثہ ہے کہ زبان کا مسئلہ جو خالصتاً قومی اور علمی سطح پر حل کیا جانا چاہیئے تھا سیاسی نعرہ بازی اور مہمل جذبات کا شکار ہو کر رہ گیا اور سترہ سال کا طویل عرصہ بیکار بحث اور مجرمانہ غفلت کے ہاتھوں ضائع ہو گیا۔ ہم تو سُنتے آئے تھے کہ ہمارے معروف "ساغر" کا ایک دَور "صد سالہ دَورِ جام" کے ہم پلّہ ہُوا کرتا ہے۔ اور رند جب میکدے سے نکلتے ہیں تو دنیا بدلی ہوئی پاتے ہیں۔ لیکن یہاں سترہ سال کے بعد بھی ہم وہاں ہیں جہاں سے ہم کو بھی کچھ ہماری خبر نہیں آتی۔ اس لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ سہل انگاری اور خوش فہمی کے گنبد سے نکل کر ہم حقائق کی دنیا میں قدم رکھیں۔ ٹھنڈے دل سے اپنی مشکلات کا جائزہ لیں اور سنجیدگی سے اپنے تعلیمی، تدریسی، علمی، ادبی، لسانی اور طباعتی مسائل کا حل تلاش کریں۔ زبان و بیان، تلخیص و ترجمہ، رسم الخط اور اسی قسم کے دیگر عقدوں کی گرہ کشائی کی کوشش کریں۔ ایسا لائحہ عمل بنائیں اور اس کی تشکیل ایسے خطوط پر کریں جس سے یہ گومگو کی کیفیت ختم ہو اور اس ذہنی دُھند سے نجات ملے جو قومی افق پر عرصہ سے چھائی ہوئی ہے۔

اس جگہ اس اَمر کا اظہار بھی غیر مناسب نہ ہو گا۔ کہ اردو کے ساتھ جماعت احمدیہ کا ایک پائیدار اور روحانی رشتہ بھی ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ اللہ تعالےٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے۔ کی اکثر تصنیفات اردو میں ہی ہیں۔ اس لئے اردو زبان عربی کے بعد ہماری محبوب ترین زبان ہے۔ اس لئے ساری دنیا میں جہاں جہاں احمدیہ مشن یا احمدی موجود ہیں وہاں اردو سیکھی اور سکھلائی جا رہی ہے۔ زبان اردو کی یہ وہ ٹھوس اور خاموش خدمت ہے جو جماعت احمدیہ دنیا کے گوشے گوشے میں کر رہی ہے۔ اردو ہماری مذہبی زبان ہے۔ یہ ہماری قومی زبان ہے۔ یہ ہماری آئندہ نسلوں کی زبان ہے۔ یہ وہ قیمتی متاع ہے جو ہمیں ہمارے اسلاف سے ورثہ میں ملی ہے۔ اسے اس قابل بنائیے کہ ہماری آئندہ نسلیں اس ورثہ کو سرمایہ افتخار تصور کریں۔ اور اس پر بجا طور پہ ناز کر سکیں۔ اور ہماری طرح گونگی اور بے زبان ہو کر نہ رہ جائیں۔

اردو ایک زندہ قوم کی زندہ زبان ہے، ادبیات کی اہمیت مسلّم لیکن یہ نہ بھولئے کہ اردو زبان پر یہ بھی حق ہے کہ شعر و ادب کے محدود اور روائتی دائرے سے باہر نکلے اور زندگی کے ہر شعبے پر حاوی ہو جائے۔ ساری دنیا کے دلوں پہ اس کی حکومت ہو۔ قومیں اسے لکھیں، بولیں اور اس پر فخر کریں۔ اور بین الاقوامی زبانوں کی محفل میں اردو بھی عزت سے بلند مقام پر سرفراز ہو۔ ان دعائیہ الفاظ کے ساتھ مَیں ایک بار پھر اپنے دوستوں اور بزرگوں کو اصلاً و سہلاً و مرحبا کہتا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہوں کہ وہ ہم سب کو ایسا اندازِ فکر عطا فرمائے اور اس نہج پہ کام کرنے کی توفیق دے کہ نہ صرف زبان اردو کے لئے بلکہ ہمارے لئے اور ہماری آنے والی نسلوں کے لئے خیر و برکت کا باعث ہو۔ (اے خدا تُو ایسا ہی کر)

اس موقعہ پر محترم وزیر آغا ایم۔ اے پی ایچ۔ ڈی نے درج ذیل خطبہ افتتاحیہ ارشاد فرمایا۔

اردو زبان کی ترویج و اشاعت کے لئے یوں تو بہت سے اقدامات ضروری ہیں لیکن اسی سلسلے میں اردو کانفرنسوں کا انعقاد ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ ہمارے ملک میں بالعموم ہر تحریک نہ صرف بعض بڑے ثقافتی مراکز سے جنم لیتی ہے۔ بلکہ پروان چڑھنے کے بعد وہیں کی ہو کر رہ جاتی ہے۔ اس سے تحریک میں وہ کشادگی اور وسعت پیدا نہیں ہوتی جو اس کی پوری کامیابی کے لئے نہایت ضروری ہے۔ اردو زبان کی ترویج کے سلسلے میں جو تحریکات وجود میں آئیں وہ عام طور سے لاہور اور کراچی ایسے مراکز سے وابستہ رہیں۔ تعلیم الاسلام کالج ربوہ نے اس انجماد کو توڑا ہے۔ اور اردو کانفرنس کے انعقاد سے اس بات کو ثابت کیا ہے کہ اب اردو کے لئے محبت اور اردو کو قومی زبان کا درجہ دینے کی آرزو بڑے بڑے مراکز تک ہی محدود نہیں رہی۔ گویا اس خوشبو کی طرح جو دیوارِ چمن کو پار کر جاتی ہے اردو زبان کی ترویج و اشاعت کی تحریک بھی اونچی اونچی دیواروں کو پار کر کے افق کے پہاڑوں سے آ ٹکرائی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ نے جو مبارک قدم اٹھایا ہے، اس کی ملک کے طول و عرض میں عام طور پر تقلید ہو گی اور ہم اردو زبان کو ملک کے دُور دراز گوشوں تک پہنچا سکیں گے۔ آپ کی یہ اردو کانفرنس اس لئے بھی اہم ہے کہ اس کے پس پُشت اردو زبان کے لئے بے پناہ محبت کے سوا کوئی اور جذبہ موجزن نہیں۔ اور آپ نے اسے پنجاب کے دیہاتی علاقہ سے منعقد کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ اردو زبان پنجاب کے دُور دراز گوشوں میں بھی ویسی ہی مقبول ہے۔ جیسی کہ اردو کے بڑے بڑے مراکز میں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ نے اردو کانفرنس کے منعقد کرنے کی جو روایت قائم کی ہے اسے ہمیشہ جاری رکھیں گے اور مجھے امید ہے کہ ہمارے ملک کے دوسرے ادارے اس سلسلے میں آپ کے نقش قدم پر چلنے کی پوری کوشش کریں گے۔

اس کانفرنس کے انتظامات کا سہرہ محترم مکرم ناصر احمد صاحب پروازی کے سر تھا۔ آپ نے ان تمام مقالوں کو ذکر اردو کے نام سے شائع کرتے ہوئے حرف آغاز کے طور پر لکھا۔

سرمہ مفت نظر ہوں میری قیمت یہ ہے
کہ رہے چشمِ خریدار پہ احسان میرا

۱۸؍ اکتوبر ۱۹۶۴ء کو تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی پہلی کُل پاکستان اردو کانفرنس انعقاد پذیر ہوئی۔ اس کانفرنس میں ملک کے بعض نامور ادباء اور شعراء نے شرکت فرمائی۔ جو مقالے اس کانفرنس میں پڑھے گئے ان کی افادیت کے پیش نظر انہیں یکجا کر کے شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ اردو کانفرنس کے انعقاد کا مقصد یہ تھا کہ ہم اپنی قومی زبان کی ترویج و ترقی کے مسائل پر تعمیری نقطہ نظر سے سوچ بچار کر سکیں۔ مجھے مسرت ہے کہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہماری یہ کانفرنس انتہائی کامیاب رہی۔ ہم نے یک گونہ احساس خلوص کے ساتھ ٹھنڈے دل سے اہم مسائل پر خالصتاً علمی نکتہ نظر سے بحث کر کے اہلِ فکر کے لئے نئی راہیں متعین کی ہیں۔ امید ہے کہ علمی حلقوں میں ہماری یہ کوشش سعی مشکور کا مرتبہ حاصل کرے گی۔ اور اربابِ نظر کو نئے اندازِ نظر سے اردو کے مقاصد پر غور کرنے کی طرف متوجہ کر سکے گی۔ مَیں صمیم قلب سے تمام احباب کا شکریہ اَدا کرتا ہوں جو اس کانفرنس میں حاضرانہ یا غائبانہ شریک ہوئے اور اسے کامیاب بنایا۔

گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کا اعزاز

شعبہ سپورٹس بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سکنڈری ایجوکیشن فیصل آباد کے زیر اہتمام گورنمنٹ فاطمہ جناح کالج فیصل آباد کے ٹریک پر تین روزہ انٹر گرلز ہائی سکولز اتھلیٹکس چیمپئن شپ کے مقابلوں میں گورنمنٹ گرلز ہائی سکول ربوہ کی ہونہار اتھلیٹ طالبات نے بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے چیمپئن شپ جیت لی۔ یہ امر خاص طور پر قابلِ ذکر ہے کہ سکول ہٰذا کی انٹرنیشنل اتھلیٹ طالبہ طاہرہ تبسم نے مسلسل تین سال تک بہترین اتھلیٹ بننے کا اعزاز حاصل کر کے "ہیٹ ٹریک" بنائی جو کہ اپنی نوعیت کا منفرد کارنامہ ہے۔ طاہرہ تبسم نے ۱۰۰ میٹرز۔ ۲۰۰ میٹرز ۴۰۰ میٹرز دوڑوں اور ہائی جمپ میں پہلی جبکہ ۱۱۰ میٹرز رکاوٹوں کی دوڑ میں دوسری پوزیشن حاصل کر کے نیا ریکارڈ قائم کیا اور "بیسٹ اتھلیٹ" کا اعزاز پایا۔ سمیرا تبسم نے ۸۰۰ میٹرز سائیکل ریس میں دوسری پوزیشن پائی جبکہ گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول کی ٹیم جو کہ طاہرہ تبسم شازیہ شریف۔ سمیرا نورین اور روبینہ کوثر پر مشتمل تھی نے ۴۰۰ میٹرز ریلے ریس میں اوّل پوزیشن حاصل کی۔ یاد رہے بین الاقوامی اتھلیٹ طاہرہ تبسم سیف گیمز منعقدہ اسلام آباد میں پاکستان کی نمائندگی کرنے کا اعزاز بھی رکھتی ہیں۔ گذشتہ روز فاتح سکول اتھلیٹکس ٹیم کے اعزاز میں ایک پُر تکلف عصرانہ کا اہتمام سکول کے سرسبز و شاداب لان میں کیا گیا۔ جس میں جملہ اتھلیٹ طالبات۔ فارغ التحصیل کھلاڑی بچیاں اور جملہ تدریسی سٹاف نے شرکت کی۔ اس خصوصی تقریب میں سکول ہٰذا کی اُستاد شائستہ شافی صاحبہ نے اعزازات حاصل کرنیوالی اتھلیٹ طالبات کو اپنے منظوم کلام کے ذریعہ خراج عقیدت پیش کیا اور

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ـــــ نون۔ سین

بچوں کی حفاظت

کراچی میں منعقد ہونے والی ایک عالمی کانفرنس کے موقعہ پر اس بات پر زور دیا گیا کہ بچے کی پیدائش کے معاً بعد اسے ماں کا دودھ ضرور پلایا جانا چاہئے۔ کیونکہ پہلے تین روز کا ماں کا دودھ بچے کو بہت سی بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔

یہ کانفرنس پاکستان پیڈیریاٹک ایسوسی ایشن کے زیرِ اہتمام منعقد کی گئی تھی۔ اور اس میں بیس بیرونی ممالک کے ڈاکٹر صاحبان پروفیسر اور ماہرین نے شرکت کی۔ اس موقعہ پر نوزائیدہ بچے کی بیماریوں سے حفاظت کے طریقے پیش کئے گئے۔ اور والدین کو اس بات کی تلقین کی گئی کہ وہ بچوں کو سفاری کھانے سے منع کریں۔ اور اسی طرح ماحولیات کی آلودگی سے بھی بچائیں۔ خاص طور پر وہ آلودگی جو ٹریفک کے ذریعے سڑکوں پر پیدا ہوتی ہے۔

اسہال میں او۔ آر۔ ایس کے استعمال کے سلسلے میں یہ بتایا گیا کہ بنگلہ دیش میں جو تحقیق کی گئی ہے اس سے پتہ چلا ہے کہ گھر میں بنایا ہوا چاولوں کا پانی او۔ آر۔ ایس سے کہیں زیادہ مفید ثابت ہوتا ہے۔ بچے چاولوں کے پانی کو زیادہ بہتر طریق پر لے سکتے ہیں۔ اور او۔ آر۔ ایس کی نسبت زیادہ پسند کرتے ہیں۔

یہ کانفرنس پانچ روز تک جاری رہی اور کالج آف فزیشنز اینڈ سرجنز کے احاطے میں منعقد کی گئی تھی۔ ۳، فروری کو اس کا آغاز ہوا اور پہلے اجلاس میں دل کی بیماریوں کے متعلق مقالے پڑھے گئے اس کے مختلف اجلاسوں میں کئی ممالک کے وفود نے حصہ لیا۔ اس کا آخری سیشن جمعہ کے دن منعقد ہوا جس کی صدارت ڈائریکٹر جنرل آف ہیلتھ ڈاکٹر محسن علی نے کی۔ سترہ مقالے پڑھے گئے اور آخری دن جن صاحبان نے مقالے پڑھے ان میں ڈاکٹر مہربان سنگھ (ہندوستان) اور ڈاکٹر رچرڈ کاش (امریکہ)، شامل تھے۔ ڈاکٹر محسن علی نے اپنے صدارتی خطاب میں کہا کہ بچوں کے تحفظ کے پروگرام کے لئے ہر قسم کی مدد دی جانی چاہئے۔ یہ پروگرام پاکستان کی طرف سے جاری کیا گیا ہے۔ اور پاکستان کے ساتھ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن اور یونی سیف شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دو باتیں جن کی طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ اور جو بچپن میں بچوں کو ہلاک ہونے سے بچا سکتی ہیں وہ ہیں "مدر چائلڈ ہیلتھ سنٹر"، جن کا قیام سارے ملک میں ہونا چاہئے۔ کیونکہ یہ سنٹر ہی ایک ایسی جگہ ہو سکتے ہیں جہاں سے والدین کو بچوں کے متعلق ہدایات بھی دی جا سکتی ہیں اور ان کے علاج معالجے میں امداد بھی پیش کی جا سکتی ہے۔ ایسے مراکز کی عدم موجودگی میں بچوں کی دیکھ بھال نہایت مشکل ہو جاتی ہے۔ اور ان مشکل حالات میں ان کی ہلاکت کی شرح خاصی زیادہ ہو جاتی ہے۔ جو مقالے اس موقعہ پر پڑھے گئے ان میں اکثر میں اس بات پر زور دیا گیا کہ ماؤں کو چاہئے کہ وہ بچوں کو اپنا دودھ پلائیں اور خاص طور پر شروع کے تین دنوں کا دودھ۔ کیونکہ تحقیق سے پتہ چلا ہے کہ وہ دودھ آئندہ بچے کو کئی بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔

پتے کی پتھری

کیا آپ کو معلوم ہے کہ جہاں تک پتے میں پتھریاں پیدا ہونے کا سوال ہے اس کی مختلف وجوہات ہو سکتی ہیں۔ ایک وجہ تو یہ ہوتی ہے کہ خون کے لال سیل جن کی عمر ۱۲۰ دن ہوتی ہے بعض اوقات اپنی عمر سے پہلے ہی ختم ہونے شروع ہو جاتے ہیں اور ایسا ہونے کے بعد چونکہ نئے سیل بننے کا عمل تیز ہو جاتا ہے۔ پتے میں پتھریاں بن سکتی ہیں۔ بعض اوقات کلسٹرول کی زیادتی اور پتے کی اپنی انفکشن سے بھی پتھریاں بنتی ہیں۔

۲۔ یوں تو موروثی طور پر بھی یہ بیماری ہوتی ہے لیکن دیکھا گیا ہے کہ عورتیں جن کا وزن زیادہ ہو اور جنہوں نے زیادہ بچے پیدا کئے ہوں وہ زیادہ تر پتے کی بیماریوں کا شکار ہو جاتی ہیں۔

جہاں تک اس کے علاج کا سوال ہے پتے کی سرجری اب پوری دنیا میں کی جا رہی ہے۔ اس سرجری کے لئے بہت کم لوگ آگے آتے ہیں۔

پاکستان میں دیکھا گیا ہے کہ اب چھوٹی عمر کی خواتین بھی پتے کی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جس شخص کے متعلق اس بات کا علم ہو کہ اس کے پتے میں پتھریاں ہیں اس کو فوراً علاج کروا لینا چاہئے جہاں تک اس بیماری سے محفوظ رہنے کا سوال ہے طبی مشورہ یہ ہے کہ چکنائی والی غذائیں کم کھائی جائیں۔ نہ صرف پتے کی بیماری سے بچنے کے لئے بلکہ اگر پتے کا اپریشن کروانا پڑے تو اپریشن کے بعد بھی چھ ماہ تک چکنائی والی غذائیں کم کھائی جائیں کہتے ہیں کہ ۱۹۸۶ء میں جرمن ماہرین نے پتے کی پتھریوں کے علاج کا ایک نیا طریقہ پیش کیا۔ اس سرجری میں جو آلات استعمال ہو رہے ہیں ان کی مانگ ساری دنیا میں بڑھ رہی ہے اس لئے پاکستان نے بھی فوری طور پر یہ آلات منگوا لئے ہیں اور ان سے کام شروع کر دیا ہے کہتے ہیں کہ اس سے درد بھی کم ہوتا ہے اور ہسپتال میں بھی کم سے کم وقت رہنا پڑتا ہے

بقیہ: ص۴ سے آگے

نے آپ کو پھر زمینداری اور اس کے مقدمات کی پیروی میں لگا دیا۔

جواب: مثلاً ۱۸۶۸ء کے ایک مقدمہ کے متعلق (جو آپ کے والد بزرگوار کی طرف سے اپنے زمینداری حقوق کے متعلق دائر کیا گیا تھا) بذریعہ خواب ڈگری ہونے کی خبر دی گئی۔ جو غیر معمولی رنگ میں پوری ہوئی۔ اسی طرح ایک مقدمہ میں دعا کے بعد آپ کو ایک حفیظ نامی لڑکا دکھایا گیا۔ چنانچہ وہ مقدمہ رفع دفع ہو گیا۔

سوال: مقدمات کی پیروی اور زمینداری کے ان دنیوی جھمیلوں سے نجات حاصل کرنے کا حضرت اقدس (آپ پر سلامتی ہو) نے کیا طریق اختیار کیا؟

جواب: آپ نے اپنے والد صاحب کو ایک درخواست لکھی جس میں آپ نے ان سے استدعا کی کہ آپ کو اپنی حیاتِ مستعار کے بقیہ دن یادِ الٰہی میں بسر کرنے کی اجازت دی جائے اور دنیاداری کے معاملات میں شرکت سے بالکل مستثنیٰ قرار دیا جائے اور یہ شعر تحریر فرمایا

بدنیائے دوں دل مبند اے جواں
کہ وقتِ اجل مے رسد ناگہاں

سوال: آپ سیالکوٹ سے قادیان تشریف لائے تو آپ کو کس عہدے کی پیشکش کی گئی اور آپ نے جواب میں کیا فرمایا؟

جواب: آپ سیالکوٹ سے ملازمت چھوڑ کر قادیان تشریف لائے تو کچھ عرصہ بعد آپ کو ریاست کپورتھلہ کی طرف سے سررشتہ تعلیم کی افسری کی پیشکش کی گئی جسے آپ نے ٹھکرا دیا اور حضرت والد صاحب کی خدمت میں عرض کیا۔ "میں کوئی نوکری کرنی نہیں چاہتا ہوں۔ دو جوڑے کھدر کے کپڑوں کے بنا دیا کرو اور روٹی جیسی بھی ہو

بقیہ: ص۵ سے آگے

اور ان کی کامیابیوں پر دلی مبارک باد دی اس موقعہ پر محترمہ ہیڈ مسٹریس صاحبہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ صحت مند ذہن کیلئے صحتمند جسم کا اور صحت مند جسم کے لئے صحت مند سرگرمیوں کا ہونا انتہائی ضروری ہے۔ صحت مند سرگرمیوں میں کھیل ہی ایسی صحت مند تفریح ہے جو انسانی جسم و ذہن کو تر و تازہ رکھتی ہے اور لڑکے اور لڑکیوں کے اندر چھپی ہوئی صلاحیتوں کو اجاگر کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ تعلیم اور کھیل کا چولی دامن کا ساتھ ہے اور لڑکیوں نے بھی کھیلوں میں حصہ لیکر اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوا لیا ہے بعدۂ معروف شاعرہ محترمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ نے اپنے منظوم کلام سے اتھلیٹ طالبات کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

بقیہ: ص۱ سے آگے

جب حضورؐ نے پوچھا بتاؤ میں کون ہوں؟ اس نے کہا یا رسول اللہؐ! آپؐ کے سوا ہو کون سکتا ہے۔ آپؐ ہی تو ہیں۔ تب آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا۔ میں ایک غلام بیچتا ہوں۔ ہے کوئی لینے والا۔ اس نے کہا یا رسول اللہ! مجھے کون خریدے گا۔ لوگوں کی نفرت کی نگاہیں مجھ پر پڑتی ہیں اور شدتِ نفرت سے لوٹ جاتی ہیں۔ واپس دیکھنے والے کی طرف۔ مجھ پر ٹھہر نہیں سکتیں۔ مجھے کون خریدے گا؟ آپؐ نے فرمایا نہیں، تمہارا ایک گاہک ہے۔ میرا آسمانی آقا۔ میرا خدا تمہارا گاہک ہے۔

پس بہت سے ایسے ہوتے ہیں جو دنیا کی نظر میں کوئی حیثیت نہیں رکھتے، دنیا کی نگاہیں حقارت سے ان کو دیکھتی ہیں (تمہاری آنکھیں حقارت کی نگاہ سے دیکھتی ہیں) جیسا کہ قرآن کریم فرماتا ہے۔ لیکن جنہوں نے اپنا سب کچھ خدا کے لئے پیش کر دیا ہو اللہ کے پیار کی نگاہیں ان پر پڑا کرتی ہیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰، ستمبر ۱۹۸۲ء)

تحریک جدید اور لجنات

۲۹، رمضان المبارک تک سو فیصد چندہ تحریک جدید ادا کرنے والے افراد کی فہرست خصوصی دعا کے لئے پیارے امام کی خدمت میں پیش کی جاتی ہے۔ امید ہے کہ لجنات اس طرف توجہ دے رہی ہونگی۔ اور زیادہ سے زیادہ افراد کو اس میں شامل کرنے کی کوشش کریں گی۔ خدا تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔

سیکرٹری تحریک جدید
لجنہ اماء اللہ۔ پاکستان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

اعلانِ نکاح عزیزہ فوزیہ طاہرہ منظفر صاحبہ بنت مکرم منصور احمد صاحب منظفر آف جرمنی کا نکاح مکرم شمیم خالد صاحب ابن مکرم خالد ممتاز صاحب کے ساتھ مبلغ تیس ہزار روپیہ حق مہر پر محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے بیت المبارک میں مورخہ ۶ر فروری ۱۹۹۲ء کو بعد نماز ظہر پڑھا۔

○ عزیزہ فائزہ منظفر صاحبہ بنت مکرم منصور احمد منظفر صاحب آف جرمنی کا نکاح مکرم وسیم احمد صاحب ابن مکرم شیخ عبد الغفور صاحب کے ساتھ مبلغ تیس ہزار روپے حق مہر پر محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے بیت مبارک میں مورخہ ۶ر فروری ۱۹۹۲ء کو بعد نماز ظہر پڑھا۔

○ عزیزہ انیقہ بانو دختر مکرم قریشی طفیل احمد صاحب کوچہ حاکم رائے محلہ دھارووال شہر سیالکوٹ کا اعلان نکاح ہمراہ مکرم احمد حسنی صاحب ولد مکرم محمد صدیق صاحب مقیم جرمنی بعوض حق مہر مبلغ ایک لاکھ تیس ہزار روپیہ مورخہ ۱۲ ار فروری ۱۹۹۲ء کو بمقام شہر سیالکوٹ مکرم سیّد احمد علی صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد ربوہ نے کیا۔

○ مکرم مسرت نواز طاہر صاحب ابن مکرم ظفر اللہ اقبال صاحب لاہور کینٹ کا نکاح عزیزہ امتہ الرؤف بنت مکرم پیر حمید اللہ ہاشمی صاحب کے ساتھ مورخہ ۲۰ر فروری ۱۹۹۲ء کو بعوض ۲۰ ہزار روپے حق مہر مکرم مولانا محمد منور صاحب نے پڑھا۔ اسی روز رخصتی کی تقریب ہوئی جہاں مکرم رفیق احمد جاوید صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔

○ عزیزہ راحت ممتاز بنت مکرم ممتاز احمد صاحب کرشن نگر لاہور کے نکاح کا اعلان مکرم حنیف احمد صاحب محمود مربی سلسلہ نے مکرم طارق جاوید ابن مکرم غلام محمد صاحب آف شاہدرہ کے ساتھ بیس ہزار روپے حق مہر پر مورخہ ۱۲ر فروری کو کرشن نگر لاہور میں کیا۔

احباب ان رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

نمایاں کامیابی عزیزہ فوزیہ احمد صاحبہ بنت مکرم سردار حفاظت احمد صاحب لاہور۔ نے امسال کالونٹ آف جیسس اینڈ میری لاہور سے سینئر کیمبرج کا امتحان پاس کیا ہے اور سکول میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔ تمام کے تمام آٹھ مضامین میں "A" گریڈ لیا ہے اور 9 GRADE AGGREGATE حاصل کیا ہے

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کامیابی کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور اسے آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

عزیزہ فوزیہ حضرت سردار عبدالرحمٰن صاحب سابق مہر سنگھ (جو کہ حضرت بانیٔ سلسلہ کے اوّلین رفقاء میں سے تھے) کی پوتی ہے۔

سانحۂ ارتحال مکرم سید ناصر احمد شاہ صاحب ابن حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب (رفیق حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) کچھ عرصہ بعارضہ فالج بیمار رہ کر بعمر ۸۲ سال مورخہ ۸ر فروری ۱۹۹۲ء کو راولپنڈی میں وفات پا گئے۔ ان کا جنازہ منظفر آباد (آزاد کشمیر) میں پڑھا جانے کے بعد حضرت مولانا صاحب کے آبائی وطن گھوڑی کنڈی پیراں میں تدفین ہوئی۔ آپ کے دو فرزند اور ایک دختر پسماندگان میں ہیں اور ان کے بھائی مکرم سید مبارک احمد شاہ صاحب جرمنی میں مقیم ہیں۔

○ مکرم قریشی بشیر احمد صاحب دہلوی واہ کینٹ میں پانچ چھ ماہ بیمار رہنے کے بعد بتاریخ ۱۹ر فروری ۹۲ء وفات پا گئے۔ آپ موصی تھے جنازہ ربوہ لایا گیا۔ بعد نماز جنازہ بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

احباب ان کی بلندیٔ درجات کیلئے دعا کریں

بازیافتہ نقدی

○ خاکسار کو گرلز کالج روڈ سے کچھ نقدی ملی ہے۔ جن صاحب کی ہو وہ نشانی اور رقم کی مقدار بتا کر مجھ سے حاصل کر لیں۔

(سیّد عبدالقدوس مکان نمبر ۹/۵/۱ دار العلوم شرقی ربوہ)

تصحیح

○ روزنامہ الفضل مورخہ ۲۹ر فروری ۹۲ء کے ص۲ کے کالم ۲ پر شعر

؎ غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے مرے فلسفیو! زورِ دعا دیکھو تو

حضرت بانیٔ سلسلہ کی طرف منسوب کیا گیا ہے جو درست نہیں یہ شعر حضرت فضل عمر کا ہے احباب تصحیح فرمالیں۔ (ادارہ)

تن سازی کا مقابلہ

جھنگ میں مورخہ ۱۴ر فروری ۹۲ء کو ضلع جھنگ کے باڈی بلڈرز کا مقابلہ ہوا جس میں مسٹر جھنگ کا چناؤ کیا گیا۔ اس مقابلہ میں ۲۴ تن ساز شامل ہوئے۔ تن سازی کے بی کلاس مقابلہ میں ربوہ کے تن ساز مکرم رشید محمد صاحب ابن مکرم شیر محمد صاحب محلہ دار الرحمت شرقی الف ضلع بھر میں دوسرے نمبر پر رہے۔

اللہ تعالیٰ ان کا یہ اعزاز مبارک کرے احباب ان کی مزید کامیابیوں کے لئے دعا کریں۔

وصایا!

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز ۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۳۵۹ میں امتہ القدیر زوجہ محمود احمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۱ ناصر آباد ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۱-۵-۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زرعی رقبہ ایک ایکڑ واقع احمد نگر نزد فیکٹری ایریا ربوہ مالیتی -/۷۰۰۰ روپے۔ (۲) طلائی زیورات ۴½ تولہ مالیتی -/۱۶,۰۰۰ روپے (۳) حق مہر بذمہ خاوند -/۵,۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۴۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد امتہ القدیر ۲۱ ناصر آباد ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ ہیڈ ماسٹر محمد اسلم وصیت نمبر ۲۰۱۹۴۔ گواہ شد نمبر ۲۔ خورشید احمد ولد چوہدری دل محمد ۱۵۲ ناصر آباد ربوہ۔

مسل نمبر ۲۸۳۶۰ میں اسماء عفت سلیمی بنت مولانا نصر اللہ خان ناصر ایم اے مربی سلسلہ قوم ارائیں جتالہ پیشہ تعلیم عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر ۱۰۸ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۱-۱۰-۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

(۱) دو طلائی انگوٹھیاں وزنی ۵ گرام۔

(۲) نقد -/۶۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ اسماء عفت سلیمی کوارٹر نمبر ۱۰۸ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ نصر اللہ خان ناصر ایم اے شاہد مربی سلسلہ وصیت نمبر ۱۷۴۴۷ والد موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ صاحبزادہ مرزا انس احمد ناظر تعلیم۔

مسل نمبر ۲۸۳۶۱ میں خنساء رفعت سلیمی بنت نصر اللہ خان ناصر ایم اے شاہد مربی سلسلہ قوم ارائیں جتالہ پیشہ تعلیم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر ۱۰۸ صدر انجمن احمدیہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۱-۱۰-۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ نقد رقم -/۶۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی

باقی ص ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ حکومت نے مسئلہ کشمیر پر ارکان پارلیمنٹ کو اعتماد میں لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سلسلے میں پی۔ ڈی۔ اے کو خصوصی طور پر مدعو کیا گیا ہے۔ وزیراعظم کی ہدایت پر امور کشمیر سے متعلق قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی کا اجلاس ۲۲۔ مارچ کو طلب کر لیا گیا ہے۔ اس اجلاس میں جماعت اسلامی جے یو آئی اور جے یو پی کے نمائندے بھی شریک ہونگے۔

○ سندھ اسمبلی کی جام، ایم کیو ایم مخلوط پارلیمانی پارٹی کا اجلاس گذشتہ روز چیف منسٹر ہاؤس میں منعقد ہوا اس میں ساٹھ ارکان نے شرکت کی۔ اور متفقہ طور پر سید مظفر حسین شاہ کو نیا قائد ایوان منتخب کر لیا۔

○ وزیراعظم نے کہا ہے کہ موجودہ حکومت ہر چھوٹے بڑے بحران سے نکلنے کی پوری صلاحیت رکھتی ہے۔ انہوں نے کہا اپوزیشن غیر جمہوری ہتھکنڈے استعمال کر رہی ہے۔ لیکن ہمیں عوام کا بھرپور مینڈیٹ حاصل ہے۔ اور سندھ کے حالات پوری طرح ہمارے قابو میں ہیں۔

○ حکومت آزاد کشمیر نے جموں کشمیر لبریشن فرنٹ کو دہشت گرد تنظیم قرار دے دیا ہے۔ وزیراعظم آزاد کشمیر نے کہا ہے کہ غیر ملکی ہاتھوں میں کھیلنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی کی جائیگی۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ نئی ملازمتوں پر بھرتی سے پابندی ماہ رواں میں اٹھالی جائے گی۔ اور تمام تقرریاں نئی ریکروٹمنٹ پالیسی کے مطابق کی جائیگی جس کے تحت تمام آسامیوں کی تشہیر کر کے اہل امیدواروں کو بھرتی کیا جائیگا۔

○ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے خصوصی نمائندے برائے افغانستان مسٹر بینن سیوان جلد وزیراعظم سے ملاقات کریں گے اور اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے پانچ نکاتی فارمولے میں امکاناتی تبدیلیوں سے وزیراعظم کو اعتماد میں لیں گے

○ بی۔ بی۔ سی نے اپنی ایک رپورٹ میں کہا ہے کہ جام صادق کی موت کے بعد اب سندھ کی پالیسیوں میں بڑی تبدیلیاں آئیں گی۔ اس رپورٹ میں یہ خیال ظاہر کیا گیا ہے کہ پیپلز پارٹی سندھ میں بننے والی نئی حکومت کے لئے قدرے نرم گوشہ رکھے گی۔

○ پاک بھارت خارجہ سیکرٹریوں کے مذاکرات اپریل تک ملتوی ہونے کا امکان ظاہر کیا گیا ہے۔ حکومت پاکستان نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ اس میٹنگ سے پہلے جموں و کشمیر لبریشن فرنٹ اور آزاد کشمیر کے اپوزیشن لیڈروں سے صلاح مشورے کرے گی۔

○ سپاہ صحابہ پاکستان کے سربراہ مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی نے اعلان کیا ہے کہ سپاہ صحابہ کو دنیا بھر میں نئے انداز سے منظم کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ان کی جماعت قومی اسمبلی میں صحابہ کرام اور خلفائے راشدین کے تقدس کے تحفظ کا آئینی بل پیش کرے گی۔

○ جمعیت علمائے پاکستان نے قومی اسمبلی کے رکن عطا محمد قریشی کے خلاف قومی اسمبلی کے سپیکر کو ریفرنس پیش کر دیا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ عطا محمد قریشی کی مسلم لیگ میں شمولیت زبردست ہارس ٹریڈنگ ہے۔

○ عالمی بنک کے نائب صدر کل صدر اور وزیراعظم سے پاکستان کے لئے بنک کی امداد بڑھانے کا جائزہ لینے کے لئے ملاقات کریں گے۔

○ کوئٹہ سے پشاور جانے والی بس کو روکنے کے لئے ڈاکوؤں نے فائرنگ کر دی جس سے ایک آدمی ہلاک اور دو زخمی ہوگئے۔

○ سکھر کے قریب بس اور ویگن میں تصادم کے نتیجے میں ۱۰ افراد ہلاک ہوگئے۔

○ لاہور کی ایک بستی غازی آباد میں پولیس والوں نے دیواریں پھلانگ کر ایک محنت کش کو اغوا کر لیا۔ عورتوں کو تھپڑ مارے اور گالیاں دیں۔ پولیس کا مؤقف ہے کہ محنت کش کے خلاف ایک درخواست پر کارروائی کی گئی۔

غیر ملکی خبریں

○ افغانستان میں آئندہ ماہ اسلامی عبوری حکومت قائم کر دی جائے گی عبوری حکومت کا انتخاب کرنے والی مجوزہ افغان اسمبلی کے اجلاس میں ڈاکٹر نجیب یا ان کے کسی ساتھی کو مدعو نہیں کیا جائے گا اسمبلی کے ۱۵۰ اراکین کا پہلا اجلاس ویانا یا جنیوا میں ہوگا۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے ایلچی مسٹر بینن سیوان پاکستان ایران، سعودی عرب سمیت متعلقہ ملکوں کے صلاح مشورے سے افغان اسمبلی کے اراکین کی تعداد کو حتمی شکل دے رہے ہیں۔

○ زبردست مظاہروں کے بعد آذربائیجان کے صدر مطلیبوف نے استعفیٰ دے دیا۔ متنازعہ علاقے نگورنو کاراباخ پر آرمینیا کے حملوں سے نمٹنے میں حکومت کی ناکامی پر پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے لاکھوں عوام نے احتجاج کیا۔

○ اقوام متحدہ کی ٹیم نے عراق پر دوبارہ حملہ کئے جانے کی سفارش کر دی ہے۔ برطانیہ کے وزیر خارجہ نے بھی جنگ کرنے کا اشارہ دے دیا ہے۔

○ سری لنکا کی فوج نے تاملوں کے تین اڈوں کا صفایا کر دیا۔ ۱۰۰ باغی ہلاک کر دئیے گئے یہ حملہ چین سے حاصل کردہ ٹینکوں کی مدد سے کیا گیا ہے۔

بقیہ: ص۷ سے آگے

ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ خنساء رفعت سلیمی کوارٹر نمبر ۱۰۸ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ نصر اللہ خان ناصر ایم۔ اے شاہد مربی سلسلہ والد موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب ناظر تعلیم ربوہ۔

دانتوں کا معائنہ مفت

احمد ڈینٹل کلینک

طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک، ربوہ

اوقات کار:- ۳½ شام تا ۷ بجے

ڈینٹسٹ :- رانا مدثر احمد

دی ہیون ہاؤس پبلک سکول (انگلش میڈیم)

۵/۲۲ دار العلوم غربی۔ یونیورسٹی روڈ۔ ربوہ فون نمبر ۷۹۰

ضرورت سٹاف

انگلش میڈیم سکول کے لئے مندرجہ ذیل لیڈی سٹاف کی ضرورت ہے۔

	نام آسامی	تعداد	تعلیم
۱۔	ٹیچرز	۴	ایم اے / ایم ایس سی بمعہ بی ایڈ
۲۔	″	۳	بی۔ اے / بی ایس سی بمعہ بی ایڈ
۳۔	″	۱	ایم۔ اے ایجوکیشن
۴۔	سیکرٹری	۱	بی۔ اے
۵۔	معاون	۱	میٹرک
۶۔	کمپیوٹر آپریٹر	۱	بی۔ اے کمپیوٹر کورس
۷۔	آرٹ ٹیچر	۱	بی اے ڈپلومہ ان ڈرائنگ
۸۔	پی۔ ٹی آئی	۱	ڈپلومہ ان فزیکل ایجوکیشن
۹۔	چوکیدار (مرد)	۱	ریٹائرڈ فوجی کو ترجیح دی جائے گی

نوٹ:- تجربہ کار کو ترجیح دی جائے گی۔ تنخواہ حسب قابلیت۔
مکمل درخواستیں مورخہ ۹۔ مارچ ۱۹۹۲ء تک دفتر پہنچ جانی چاہئیں۔ انٹرویو مورخہ ۱۰۔ مارچ ۱۹۹۲ء کو ۹۔ بجے صبح دفتر میں ہوں گے۔

رجسٹریشن شروع ہے

پرنسپل